بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

جلد ۴۹/۱۴ | ۲۲ نبوت ۱۳۳۹ھش | ۲۲ نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۶۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۱ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۱۹ نومبر کو لاہور سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آج صبح حضور کی عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ نسبتاً اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کے لئے دُعا کی تحریک

ربوہ اور قادیان کے جلسوں کے لئے بھی دُعا کی جائے

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی موجودہ بیماری کو اب قریباً دو سال ہو چلے ہیں اور اس عرصہ میں حضور مسلسل صاحب فراش رہے ہیں۔ مگر ابھی تک حضور کی بیماری میں کوئی مستقل اور معتدبہ افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ ابھی کل ہی حضور لاہور کے چند روزہ قیام کے بعد ربوہ واپس تشریف لائے ہیں۔ لاہور میں حضور کو لنڈن کے مشہور ڈاکٹر ہنر صاحب اور ہندوستان کے ڈاکٹر کرنل امیر چند صاحب نے دیکھا ہے۔ اور باہم مشورہ سے بعض ہدایات دی ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ جو شافی مطلق ہے۔ اور جس کے ہاتھ میں ہر بیماری کا علاج ہے۔ اور وہی مریضوں کو شفا اور ڈاکٹروں کے دل و دماغ میں روشنی عطا کرنے والا ہے۔ اپنے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح کو شفا دے۔ اور حضور پہلے کی طرح جماعت کی فعال قیادت کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی کشتی کو کامیابی کے ساتھ منزل مقصود کی طرف بڑھاتے چلے جائیں۔ اور اللہ تعالےٰ جماعت کو ان ایام میں ہر کمزوری سے محفوظ رکھے۔ اور اس کے لئے دین و دنیا میں ترقی کا رستہ کھولے۔ اور اس کی آئندہ نسل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک صحابہ کا وارث بنائے۔ اور جماعت کے متعلق ان تمام وعدوں کے پورا ہونے کا سامان پیدا کرے۔ جو اس نے اپنے پیارے مسیح کے ذریعہ فرمائے ہیں آمین یا ارحم الراحمین

نیز اب قادیان کا جلسہ سالانہ اور ربوہ کا جلسہ سالانہ بھی بہت قریب آ گئے ہیں۔ احباب کرام ان جلسوں کی کامیابی کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان جلسوں کو ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ ان میں شریک ہونے والوں کا حافظ و ناصر ہو۔ ان جلسوں میں تقریر کرنے والوں کی زبانوں میں برکت اور الفاظ میں تاثیر عطا کرے۔ اور سننے والوں کے دل کی کھڑکیاں کھول دے تاکہ وہ ان جلسوں کے برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا کر واپس لوٹیں۔ اور جلسہ میں کام کرنے والے کارکنوں کو بھی مقبول خدمت کی توفیق دے۔ اور ہم سب کو اپنے فضل و کرم کے سایہ میں رکھے۔ آمین

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۰ نومبر ۱۹۶۰ء

ایک اور طوفان کا خطرہ

کراچی ۲۱ نومبر۔ محکمہ موسمیات کی اطلاع کے مطابق کل رات خلیج بنگال میں ساحل مدراس کے قریب ہوائی دباؤ میں کمی ہو گئی تھی۔ جو سمندری طوفان کا پیش خیمہ ہے۔ کم دباؤ کا یہ کرہ چٹاگانگ سے نو سو میل مشرق کی طرف رہ گیا ہے۔ اور آہستہ آہستہ شمال مغرب کی طرف بڑھ رہا ہے۔ موسمیات کے ماہرین نے اس سلسلہ میں کسی پیشگوئی کو پیش از وقت قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ دباؤ کی یہ کمی چٹاگانگ کے ساحل پر اثر انداز ہو گی یا نہیں۔ تاہم اس کا بہت امکان ہے آخری اطلاعات کے مطابق چٹاگانگ میں مطلع صاف تھا۔

ماسکو ۲۱ نومبر۔ مراکش کا ایک خیر سگالی وفد ماسکو پہنچ گیا ہے سابق وزیر اعظم احمد بالفرج اس وفد کے سربراہ ہیں۔

مشرقی پاکستان کے طوفان زدہ علاقوں میں صدر محمد ایوب خاں کا دورہ

مصیبت زدگان کی بحالی کے لئے ہر ممکن امداد کی یقین دہانی

چٹاگانگ ۲۱ نومبر۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے مشرقی پاکستان کے طوفان زدگان کو یقین دلایا ہے کہ انہیں ایسی ناگہانی آفتوں سے محفوظ رکھنے کے لئے مرکزی اور صوبائی حکومتیں زیادہ سے زیادہ امداد کریں گی۔ آپ نے مصیبت زدگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا یہ بلاشبہ ایک مہیب آفت تھی۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نوآکھلی کے ساحلی علاقہ اور بھولا۔ بیگم بریگیڈ سدھرام گھاٹ ماہا اور سندیپ کے جزائر اور چٹاگانگ کے شمالی ساحلی علاقہ پر چھ گھنٹے تک ہیلی کاپٹر میں پرواز کرنے کے بعد گورنمنٹ ہاؤس میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ صدر کا ہیلی کاپٹر سونا پور بھولا اور چرا لیگ نیڈ میں رکا۔ جہاں فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے عوام سے خطاب کیا۔

صدر مملکت نے طوفان اور سمندری لہروں سے وسیع پیمانہ پر تباہی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کئی انسانی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ اور کثیر تعداد میں مویشی مارے گئے ہیں۔ املاک اور فصلوں کو بھی بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے۔ صدر نے افسردگی سے کہا یہ سب کچھ بڑا افسوسناک ہے۔ اور مجھے اس سے بہت دکھ ہوا ہے۔ جو کچھ ہوا یہ اللہ کی مرضی تھی فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کہا چٹاگانگ کے ساحلی علاقے اس طرح نظر آتے ہیں جیسے انہیں آگ کھا گئی ہو۔ آپ نے موازنہ کرتے ہوئے بتایا کہ جزیروں کے مقابلہ میں ساحلی علاقوں میں طوفان اور سمندری لہروں سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔ آپ نے آپ نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا۔ کہ حکومت نے متاثرہ افراد کی امداد کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ صوبائی گورنر لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے صورت حال سے عہدہ برآ ہونے اور حالات کو جلد از جلد معمول پر لانے کے لئے جس مستعدی سے کام کیا ہے۔ صدر نے اس کی بھی تعریف کی۔ اور اس امر پر مسرت کا اظہار کیا۔ کہ اس آفت کے موقعہ پر فوج نے بھی ہر ممکن امداد کی ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ نومبر ۶۰ء

روحانی بیمار

بعض قسم کے جانداروں میں قدرت نے یہ صفت رکھی ہے کہ وہ گندگی اور نجاست کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ مثلاً مختلف قسم کی مکھیاں بھیڑیں وغیرہ۔ کیڑے مکوڑے دراصل یہ بھی نہایت اہم چیز ہے تاکہ دنیا میں صفائی کا نظام قائم رہے۔ ایسے جاندار دنیا میں خاکروبی کا کام دیتے ہیں۔ اسلئے قدرت نے ان میں گندگی اور عفونت کے تجسس اور تلاش کا مادہ ودیعت کیا ہے

انسانوں میں تو خیر غیر ترقی یافتہ ممالک میں گیا اور مہذب ممالک میں کئی ایسے افراد موجود ہوتے ہیں جو صفائی کا کام کرتے ہیں کیونکہ ابھی دنیا نے اس قدر ترقی نہیں کی کہ صفائی خود بخود مشینوں کے ذریعہ ہو جایا کرے۔ ممکن ہے بعض یورپ اور امریکہ کی بڑی بڑی عمارتوں میں کوئی ایسا مشینی سسٹم موجود بھی ہو تاہم ابھی عام طور پر انسانوں کا ایک حصہ ہی صفائی کا کام کرتا ہے اور ایسے لوگ بطور پیشہ کے یہ کام کرتے ہیں اسلئے وہ اپنے روزگار کی تلاش بھی اسی طرح کرتے ہیں جس طرح دوسرے پیشہ کے لوگ تلاش کرتے ہیں اور مجبوراً انکو گندگی اور عفونت کی جگہوں کی تلاش کرنی پڑتی ہے تاکہ روٹی کما سکیں جس پر ان کی زندگی کا دارومدار ہوتا ہے۔

اب جس طرح انسانوں میں مادی صفائی کے لئے خاص صفات کے آدمی ہوتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روحانی صفائی کے لئے بھی ایک گروہ پیدا کیا ہے۔ یہ لوگ بھی اپنی فطرت سے مجبور ہوتے ہیں کہ مکھیوں اور بھیڑوں کی طرح گندگی اور عفونت پر منہ مارنے کے لئے اس کی تلاش و تجسس کرتے رہیں۔ ہم ان کو روحانی خاکروب کہہ سکتے ہیں ایسے لوگ اکثر وہ ہوتے ہیں جو پاک اور مقدس لوگوں کی برائیاں ڈھونڈتے رہتے ہیں اور ہر وقت اس ٹوہ میں لگے رہتے ہیں کہ ان میں کوئی گندگی ملے جس کو وہ اچھالیں۔ اگرچہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہوتے تاہم وہ اپنی فطرت سے مجبور ہیں۔ اپنی فطرت کی گندگیوں کو اچھال کر یہ تصور دلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ برائیاں ہیں جو فلاں فلاں میں پائی جاتی ہیں۔

یہ کام [illegible] چلا آیا ہے ابلیس بھی حضرت آدم علیہ السلام میں گندگی کی تلاش کرتا رہا تھا لیکن جب اس کو وہاں سوا نیکی کے کچھ نظر نہ آیا تو اس نے اپنی ہی فطرتی گندگی کو اچھالنا شروع کر دیا اس طرح یہ کام ابتداء ہی سے چلا آیا ہے دنیا میں آج تک کوئی ایسا نیک اور دنیا کا صحیح معنوں میں خیر خواہ انسان نہیں ہوا جس کے مقابلہ میں یہ گرد و غبار نہ اٹھایا گیا ہو۔ اور لطف یہ ہے کہ جتنا کوئی بڑا روحانی انسان ہوا ہے اتنی ہی اس کی زیادہ مخالفت کی گئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلعم کے خلاف جتنی گندگی اور عفونت پھیلائی گئی ہے اور اب تک پھیلائی جاتی ہے اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات چونکہ اب مؤثر نہیں رہیں اور چونکہ اسلام ہی اسوقت زندہ دین کی صورت میں دنیا کے الحاد اور شرک کے مقابلہ پر کھڑا ہے اس لئے لازمی تھا کہ آنحضرت صلعم کے خلاف تمام قومیں کھڑی ہوتیں۔ چنانچہ عیسائی پادریوں اور آریہ لیڈروں نے اتنا بڑا ذخیرہ آپؐ کے خلاف جمع کیا ہے کہ کسی ایک انسان کے خلاف کبھی نہیں ہوا۔ یہ کچھ ہم اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں اس حقیقت کو کئی پیراؤں سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ سورہ انعام میں فرماتا ہے:۔

"وکذالک جعلنا لکل
نبیٍ عدوًّا شیاطین الانس
والجن یوحی بعضھم
الیٰ بعضٍ زخرف القول
غروراً" (سورہ انعام ۱۱۳)

یعنی اسی طرح ہم نے ہر ایک نبی کے دشمن انسان اور جن شیاطین بنائے ہیں جو ایک دوسرے کے دل میں دھوکا دینے کے لئے ملمع سازی کی بات ڈالتے ہیں۔

آنحضرت صلعم کی ذات کے خلاف پادریوں نے یورپ میں ایسی ایسی باتیں پھیلائیں کہ جن کو سن کر انسان کانپنے لگتا ہے۔ پادری لوگ یہاں تک کرتے رہے ہیں کہ بعض نوجوانوں خاص کر عورتوں کو نجات کا وعدہ دیکر یسوع مسیح پر قربان ہونے کے لئے قرطبہ کی جامع مسجد میں بھیجتے جو وہاں آکر آنحضرت صلعم کو (نعوذ باللہ) گندی سے گندی گالیاں دیتیں۔ ستیارتھ پرکاش کے چودہویں باب میں ابھی تک آریوں کی بدزبانی کا نمونہ موجود ہے اور "رنگیلا رسول" کا قصہ تو سب جانتے ہیں۔

یہ تو اس ذات پاک کے متعلق ہے جس کا ثانی نہ کبھی ہوا ہے اور نہ کبھی ہوگا۔ جس نے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ انسان کی فلاح کی کوشش میں صرف کر دیا جس نے گری ہوئی قوموں کو اٹھایا اور رہتی دنیا تک ایسا لائحہ حیات بخشا کہ جس پر عمل کر کے انسان جنت حاصل کر سکتا ہے۔ جو یتیموں اور لاوارثوں کا دلی ہمدرد تھا۔ جس نے دوسروں کے آرام کے لئے اپنا آرام چھوڑ رکھا تھا۔ جو دوسروں کی ذرا ذرا سی نجی ضروریات کا بھی خیال رکھتا تھا۔ جس نے غلاموں کو سرداروں کا سردار بنا دیا۔ جو رحمۃ للعالمین ہے۔

یہ تو اس انسان کے ساتھ سلوک ہے جو دنیا نے کیا۔ مگر دنیا نے صلحا اور مجددین کو بھی نہیں چھوڑا وہ کون خدا کا بندہ ہوا ہے جس پر ان لوگوں نے گندگی نہیں اچھالی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رح کو چھوڑا یا حضرت ولی اللہ شاہ رح دہلوی کو چھوڑا۔ حضرت سید احمد بریلوی رح حضرت شاہ اسمٰعیل رح کے ساتھ کیا ہوا۔ دفتر کے دفتر گندگیوں کے ان کے خلاف لکھے گئے اور اب تک لکھے جاتے ہیں۔ کوئی گندہ سے گندہ اعتراض نہیں جو ان پر نہ کیا گیا ہو۔

الغرض جہاں اللہ تعالیٰ نیک انسان دنیا کی رہنمائی کے لئے مبعوث کرتا ہے وہاں گندگی اچھالنے والے بھی پیدا ہوتے آئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے نعما پیدا کئے ہیں وہاں ساتھ ہی مکھیاں اور بھیڑیں وغیرہ بھی پیدا کی ہیں جو ہر وقت نجاست کی تلاش میں رہتی ہیں۔ ذیل میں ہم ایک تازہ نمونہ پیش کرتے ہیں جس میں اس خصلت کا اعتراف کیا گیا ہے۔

لائل پور میں ایک ناٹے قد کا آدمی دیکھنے میں آتا ہے جو اپنے اخبار کے سرنامہ پر اقبال مرحوم کا مندرجہ ذیل شعر تحریر کرتا ہے۔

وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب

"المنبر" اس کے اخبار کا نام ہے۔ اس شعر میں گویا اس نے "سجدے" سے اپنی محرومی کا اعتراف نہایت فخر سے کیا ہے

(باقی صفحہ پر)

عبد السلام اختر ایم۔ اے

ظَہَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

ظاہر ہے آج دہر کے حالات میں فساد
جن و بشر میں ارض و سموات میں فساد

اخلاق میں فساد ہے عادات میں فساد
جذبات میں فساد۔ خیالات میں فساد

گردش میں آفتاب ہے کانٹوں پہ برگ گل
تاروں میں بے کلی ہے تو ذرات میں فساد

گرتے ہوئے خصائص انساں میں انتشار
اٹھتے ہوئے بشر کے کمالات میں فساد

گر عشق کے ہے نالۂ پیہم میں برہمی
تو حسن کے ہے رمز و کنایات میں فساد

ہر چیز میں ہے جھوٹ تو ہر بات میں فریب
ہر چیز میں فساد ہے۔ ہر بات میں فساد

اے صبح نور بزم بہاراں قریب آ!
بھٹکی ہوئی ہے روح گلستاں قریب آ!

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مومن کے دل میں شریعت اسلام کے تمام چھوٹے بڑے احکام کا احترام ہونا چاہیئے

ہر معاملہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت اور اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کرو

فرمودہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

قسط نمبر ۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

۳۔ جب کوئی چھینکے اس کے جواب میں دعا کرنی چاہیئے

تیسری بات یہ ہے کہ جب کوئی چھینکے تو اس کے جواب میں دعا کرنی چاہیئے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس کی طرف جماعت میں بہت کم توجہ ہے۔ حدیث میں آتا ہے جب کوئی چھینکے تو کہے الحمد للہ اور دوسرا آدمی کہے یرحمک اللہ اور چھینکنے والا پھر کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم زیادہ تر حدیثوں میں تو صرف دو کا ہی ذکر آتا ہے یعنی چھینکنے والا کہے الحمد للہ اور دوسرا کہے یرحمک اللہ یہ بظاہر ایک معمولی چیز نظر آتی ہے۔ مگر حقیقت میں بہت بڑی ہے۔ کیونکہ چھینک سے انسان کے بدن میں بیداری پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان کے دماغ میں جب رطوبت جمع ہو جاتی ہے۔ تو چھینکنے سے وہ رطوبت باہر کی طرف مائل ہو جاتی ہے۔ اور انسان میں بیداری اور ہوشیاری پیدا ہو جاتی ہے۔ لوگ جب سو کر اٹھتے ہیں تو ناک میں انگلی ڈالتے ہیں تاکہ سستی جاتی رہے۔ یہ تو ظاہری چیز ہے۔

اصل فائدہ چھینک کا یہ ہے

[illegible] ی پیدا کرتی اور نزلہ کو کھولتی ہے۔ بند نزلہ تکلیف دہ ہوتا ہے اور کھلا نزلہ فائدہ مند ہوتا ہے۔ بل وغیرہ بھی اسی طرح ہوتی ہے۔ اگر اس کا باہر کو اخراج ہو جائے تو اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً نسوار ناک میں لے لی۔ بھپارا لے لیا۔ اسی طرح لوگ پسینہ لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ اندر کے مواد کو باہر نکالیں۔

غرض ایک مومن جب چھینک پر

الحمد للہ

کہتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے خدا شکر ہے تو نے میری سستی کو دور کیا۔ ان دو فوائد کے علاوہ ایک تیسرا روحانی فائدہ بھی ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے چھوٹے چھوٹے کاموں میں گرہ باندھ دی ہے۔ کھانا کھاؤ تو

بسم اللہ سے شروع کرو

چھینکو تو الحمد للہ کہو۔ یعنی کوئی یاد کرائے یا نہ کرائے۔ خود بخود ذکر الٰہی یاد آتا چلا جاتا ہے۔ غیر ممالک کے لوگ دن میں چار دفعہ کھاتے ہیں۔ مگر ہماری خوراک کا تو کوئی وقت ہی مقرر نہیں۔ بازار میں گئے تو پکوڑے کھائے کسی دوست کے ساتھ کھانے پر بیٹھ گئے۔ اسی طرح اپنے گھر میں کھانا کھانے کے علاوہ اکثر آدمی دن میں کئی کئی بار کھا جاتے ہیں۔ انگریز تو ایسا نہیں کرتے۔ مگر ہمارے ہاں اکثر لوگ سوائے مہذب طبقہ کے سارا دن بیل کی طرح کچھ نہ کچھ کھاتے ہی رہتے ہیں۔ اگر اس طرح کھانے کے ساتھ ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم کو بھی ملحوظ رکھا جائے تو ایک مومن سارا دن بسم اللہ اور الحمد للہ ہی کہتا رہے۔ وہ جب کھانا کھائے گا۔ اسے بسم اللہ اور الحمد للہ یاد آئے گا۔ تو یہ حکم دے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ہر کام میں گرہ دے دی تاکہ مومن دن میں خواہ کوئی کام کرے اسے ذکر الٰہی نہ بھول سکے۔ ہمارے ملک میں بھی یہ رواج ہے کہ جب کسی کو کوئی چیز منگوانے کو کہا جائے۔ اور یہ خیال ہو کہ بھول نہ جائے۔ تو اس کے کپڑے میں گرہ دے دیتے ہیں۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ جب حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پاس جاؤ۔ فلاں بات پوچھ آنا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا۔ مگر وہ بات پوچھنا بھول گیا۔ جب واپس آیا تو حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ وہ بات پوچھی تھی۔ میں نے کہا نہیں پوچھی بھول گئی۔ انہوں نے کہا آج ضرور پوچھنا۔ مگر پھر میں پوچھنا بھول گیا۔ دوسرے دن جب حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ تو انہوں نے پوچھا میاں وہ بات پوچھی تھی۔ میں نے کہا وہ تو بھول گئی۔ اس کے بعد تیسرے چوتھے دن پھر انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا وہ بات پوچھ آئے میں نے پھر کہا کہ وہ تو بھول گئی تھی۔ یہ سنکر انہوں نے

میرے کپڑے میں گرہ دیدی

میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گیا مجھے وہ گرہ چبھی۔ میں نے اس کے متعلق سوچنا شروع کیا۔ کہ یہ گرہ کیوں دی گئی تھی۔ مگر میں یہ بھی بھول گیا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ہر کام کے ساتھ گرہ دے دی ہے۔ فرمایا تم تو ذکر الٰہی بھول جاؤ گے۔ لاؤ میں تمہارے ہر کام میں گرہ دے دوں۔ چھینکنے والے کی الحمد للہ کے جواب میں جب دوسرا شخص یرحمک اللہ کہتا ہے تو

اس کا یہ مطلب ہوتا ہے

کہ تم نے الحمد للہ کہہ کر فرض شناسی سے کام لیا۔ اور خدا تعالیٰ نے جو کام تمہارے سپرد [illegible] تھا تم نے اسے پورا کر دیا۔ اور تم سے جو کہا [illegible] چھینک سے بیدار ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلسہ سالانہ کی غرض

(۴) نشان آسمانی کے ٹائٹل پیج پر اس جلسہ کی یہ غرض بیان فرماتے ہیں:-

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔"

(۵) "ایک عارضی فائدہ ان جلسوں کا یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناس ہو کر آپس میں تودد تعارف ترقی پذیر ہوگا۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اور تم کو اپنے فرائض کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ پھر جب چھینکنے والا کہتا ہے یھدیکم اللہ ویصلح لکم بالکم تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ تمہیں بھی ہدایت دے اور تمہارے حال کو اچھا بنائے اور تمہیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ جواب دینے والے نے تو اس کی بیداری کو سراہا تھا۔ چھینکنے والے نے کہا خدا تمہیں بھی توفیق دے اور خدا تمہیں خوشحال رکھے تو ہر چیز کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذکر الٰہی کی گرہ دیدی ہے بلکہ ذکر الٰہی کو چسپاں کر دیا ہے جب سونے لگو آیت الکرسی اور قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھو جب جاگو تو الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور پڑھو جب کھاؤ تو بسم اللہ پڑھو۔ کھا چکو تو الحمد للہ پڑھو جب کوئی تم پر احسان کرے تو جزاک اللہ کہو۔ جب تم سے دین کے کام میں کوئی سستی ہو تو استغفر اللہ پڑھو۔ اس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ان تمام افعال پر بھی جن کے کرنے پر ہم مجبور تھے

ذکر الٰہی کی گرہ دے دی ہے۔ جیسے چھینک۔ نیند۔ پانی پینا۔ کھانا کھانا اور کپڑے پہننا ہے۔ یہ کام سب آدمیوں کو روزانہ مجبوراً کرنے پڑتے ہیں اور ان کے سوا گذارا ہی نہیں ہو سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حکم سے بتلا دیا ہے کہ تم غلطی اور غفلت کر سکتے ہو اس لئے لاؤ تمہارے ہر کام میں گرہ دیدوں تاکہ تمہیں اپنا ہر کام کرتے وقت ذکر الٰہی یاد آجائے۔ ہم بچپن میں ایک قصہ سنا کرتے تھے کہ تین بھائی تھے وہ کہیں سفر پر روانہ ہوئے۔ دو کے پاس تو کھانے پینے کی کچھ چیزیں تھیں اور ایک کے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا تمہارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے تو وہ کہنے لگا کچھ اور نہ دے گا کچھ پودنہ دے گا (یہ ان دونوں بھائیوں کے نام تھے) تو میرا بھی کام چل جائے گا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے

ہر کام میں ذکر الٰہی

چسپاں کر کے یہ بتلا دیا کہ اگر کسی وقت تم سستی اور غفلت کی وجہ سے ذکر الٰہی نہ کرو گے تو تمہارا ہر کام کے ساتھ ان چھوٹے چھوٹے احکام کو بجا لانا تمہاری کمی کو پورا کر دے گا۔ اگر دوست ان احکام پر توجہ کریں تو پہلے رسماً اور پھر آہستہ آہستہ ان سب باتوں کی عادت پیدا ہو جائے گی۔ اور پھر اگر توجہ سے کام لیا جائے تو اس سے دل منوّر ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ سے بندے کا ایک تعلق قائم ہو جاتا ہے پس یہ تیسری بات بھی اپنے اندر بہت سی حکمتیں رکھتی ہے۔ باقی چار باتیں پھر انشاء اللہ بیان کر دی جائیں گی۔

ولادت

میرے بڑے بھائی ملک محمد صدیق صاحب سٹیشن ماسٹر لاہور چھاؤنی کے ہاں ۱۲/ اکتوبر سنہ۶۰ء کو بروز بدھ لڑکا تولد ہوا۔ جس کا نام مسعود احمد رکھا گیا ہے۔

اور میرے چھوٹے بھائی ملک محمد عثمان سلمہ آف کراچی کے ہاں مورخہ ۲۴/ اکتوبر بروز سوموار لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمد سلیمان رکھا گیا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ہر دو زچاؤں اور بچوں کی صحت و عافیت درازی عمر اور ان کے خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں

(ملک محمد عمر ولد ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر ربوہ)

دعائے مغفرت

محترمہ زیوراں بیگم صاحبہ بیوہ حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب باغانوالہ آف بنگہ بیوی چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی سیکشن آفیسر فارن آف کراچی کی والدہ تھیں مورخہ ۱۵/۱۱ کو شام کے ساڑھے سات بجے کراچی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور سوا گیارہ بجے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے جنازہ پڑھایا اور جنازے کو کندھا بھی دیا۔ مرحومہ صحابیہ اور موصیہ تھیں قطعہ صحابہ بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کی گئیں۔ ان کی وفات کی خبر سن کر ان کے اعزہ راولپنڈی۔ لاہور۔ سرگودھا اور لائلپور سے آئے ہوئے تھے

احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ مرحومہ کے بلندیٔ درجات اور عزیز و اقارب کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحومہ نہایت نیک پابند صوم وصلوٰۃ اور احمدیت کے ساتھ والہانہ عشق رکھنے والی تھیں۔ آپ کی عمر بوقت وفات کے وقت ستر سال کے قریب تھی اللھم اغفرلھا

کراچی سے جنازہ کے ہمراہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب اور ان کے داماد چوہدری فیض عالم صاحب بھی تھے۔ (احمد خان نسیم ربوہ)

غرباء کی امداد کے لئے چندہ کی اپیل

دوست اپنے غریب بھائیوں کی خدمت کر کے ثواب کمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ ربوہ

سردیاں زور پکڑ رہی ہیں اور موسم جلد جلد بدل رہا ہے۔ اس موسم میں غرباء کی ضروریات لازماً کافی بڑھ جاتی ہیں۔ کیونکہ ایک تو بعض نے رضائیاں وغیرہ بنانی ہوتی ہیں۔ دوسرے گرم کپڑوں کی ضرورت ہوتی ہے اور تیسرے خوراک کا خرچ بھی بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ربوہ کے غرباء پر جلسہ کے مہمانوں کی وجہ سے بھی کسی قدر زائد بوجھ پڑ جاتا ہے۔

پس جماعت کے صاحب توفیق اصحاب کو چاہیئے کہ اس موقعہ پر اپنے غریب بھائیوں کی امداد کر کے ثواب کمائیں۔ اسلام نے امیروں کی دولت میں غریبوں کا بھی حق رکھا ہے بلکہ ایک حدیث میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم امیروں کو مخاطب کر کے یہاں تک فرماتے ہیں کہ شائد خدا تمہیں غریبوں کی وجہ سے ہی زیادہ رزق دے رہا ہے کہ اس طرح غریبوں کی بھی امداد ہو جائے اور تمہیں بھی ثواب کا موقعہ میسر آجائے۔

پس دوستوں کو چاہیئے کہ اس خدمت کو غنیمت جانیں۔ سارا روپیہ ربوہ میں آنا ضروری نہیں کچھ روپیہ اپنے آس پاس کے غریبوں کی امداد میں خرچ کیا جائے اور کچھ ربوہ بھجوا دیا جائے۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کے دلوں میں فراخی پیدا کرے آمین

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۴/۱۱/۶۰

واقفین کی ضرورت

وقف جدید انجمن احمدیہ کو ایسے مخلص واقفین کی ضرورت ہے جو کشمیری یا پشتو زبان سے واقفیت رکھتے ہوں۔ اسلام کے شیدائی ہوں اور اس راہ میں ہر قسم کی مشکلات برداشت کرنے کے لئے تیار رہوں . . . .

دینی علوم سے شغف اور واجبی واقفیت رکھتے ہوں۔ دیہاتی جماعتوں کی اسلامی رنگ میں تربیت کرنے کے اہل ہوں۔ اور مالی مشکلات کے باوجود وفاداری فروتنی اور بشاشت کے ساتھ اپنے عہدوں کو نبھانے کی طاقت رکھتے ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم تعلیم وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

اسلام میں صفائی کی تاکید

اسلام ظاہری صفائی پر بھی بہت زور دیتا ہے۔ چنانچہ غسل، وضوء اور مسواک کے احکام ظاہری صفائی کو مدنظر رکھتے ہوئے دیئے گئے ہیں۔ اس بات سے سختی سے روکا گیا ہے کہ کوئی شخص مسجد میں ایسی چیز کھا کر آئے جس سے بدبو پیدا ہو۔ غرض ہر قسم کی صفائی کی تاکید کی گئی ہے۔ انصار اللہ جہاں خود اپنے جسم لباس۔ گھر اور ماحول کی صفائی کا خیال رکھیں وہاں ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے عزیزوں اور ہمسایوں کو بھی صفائی کی تلقین کرتے رہیں۔ ایسا کرنے سے آپ کا شہر اور اس کے باشندے گندگی اور کئی قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جائیں گے اور آپ خدمت خلق کا یہ فریضہ ادا کر کے ہم خرما و ہم ثواب کے مستحق ہو جائیں گے (قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

شکریہ و تحریک دعا

برادرم عزیزم مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی پسر حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری نے جن کی معیت میں مجھے امسال مکہ مکرمہ میں چند دن رہنے کا موقعہ ملا تھا۔ حج سے فارغ ہونے پر مشرقی افریقہ کی احمدیہ مساجد کے لئے مبلغ پانچ صد شلنگ کی رقم بطور اعانت عنایت فرمائی تھی۔ جزاء اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ جو کی طرف سے خاکسار نے مرکز میں پہنچ کر ادا کر دی۔ احباب اس مخلص نوجوان عزیز بھائی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کے کاروبار میں خاص برکت دے اور انہیں صحت و تندرستی کے ساتھ خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔ (شیخ مبارک احمد نیروبی رئیس التبلیغ)

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۴ نومبر

قرآن کریم کا بیان فرمودہ ایک اہم واقعہ

انسانوں کے تین گروہ۔ السابقون۔ اصحاب الیمین اور اصحاب الشمال

از مکرم ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب:

یوں تو قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام اور مکمل و اکمل صحیفہ شریعت ہونے کی وجہ سے سارے کا سارا ہی واجب العمل اور ضروری امور پر مشتمل ہے۔ جس کی شان اقدس میں "لا ریب فیہ" اور "الحکمۃ آیاتہ" کا فرمان صادر ہو چکا ہے مگر بایں ہمہ بعض امور کو زیادہ نمایاں کرنے اور ان کی فرضیت کو واضح کرنے اور مومنین کی توجہ ان کی طرف مبذول کرانے کے لئے ان پر خاص زور دیا گیا ہے۔ مثلاً نماز۔ روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ شرعی مسائل سارے ہی ضروری اور واجب العمل ہیں۔ مگر سورہ نور میں بیان فرمودہ شرعی احکام کا ذکر کرتے ہوئے ان کی طرف خاص توجہ دلاتے ہوئے فرمایا سورۃ انزلناھا وفرضناھا وانزلنا فیھا آیات بینات لعلکم تذکرون۔ کہ یہ ایک ایسی سورت ہے جسے ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم نے ہی اس کو فرض قرار دیا ہے اور ہم ہی نے اس میں آیات بینات نازل کی ہیں۔ تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اسی طرح باوجودیکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے حشر نشر اور سزا جزا کا بار بار مختلف پیرایوں میں ذکر فرمایا ہے۔ مگر سورہ واقعہ میں ایک بیان فرمودہ واقعہ کی اہمیت کو زیادہ نمایاں کرنے اور اس کی طرف خاص طور پر توجہ دلانے کے لئے پُر زور الفاظ میں فرمایا۔ اذا وقعت الواقعۃ۔ لیس لوقعتھا کاذبۃ۔ (سورہ واقعہ ع ۱) کہ ایک واقعہ جو بہت اہم واقعہ ہے۔ وہ ضرور ہو کر رہے گا اور کوئی چیز اس کے وقوعہ کو نہ غلط قرار دے سکے گی۔ اور نہ اس کے واقعہ ہونے میں حائل ہو کر اسے ٹلا سکے گی۔ وہ واقعہ ایک ایسا اہم واقعہ ہے کہ "خافضۃ رافعۃ" جو بعض کو تو اعلیٰ اور ارفع مقام پر پہنچا کر ان کی عزت و تکریم کو چار چاند لگا دے گا۔ اور بعض کو ادنیٰ اور کم حیثیت کا قرار دے کر ان کی ذلت و رسوائی کو نمایاں کر دے گا۔

اس قدر بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اس واقعہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ایک دن ضرور ایسا آئے گا۔ جب تمام لوگ اپنے خالق و مالک کے سامنے حاضر کئے جائیں گے۔ اور پھر سب کو ان کی نیات و اعمال کے مناسب حال تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ فرمایا کنتم ازواجاً ثلٰثۃ کہ اے لوگو پھر تم تین حصوں میں تقسیم کر دئے جاؤ گے۔ ان میں سے ایک پہلا حصہ سابقون کہلائے گا۔ اور دوسرا حصہ اصحاب الیمین کہلائے گا۔ اور تیسرے حصہ کا نام اصحاب الشمال ہو گا۔

تمام لوگوں کو تین حصوں میں تقسیم فرما کر اور ان کے الگ الگ نام رکھ کر اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک گروہ کی کچھ مزید کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

السابقون السابقون۔ اولٰئک المقربون۔ کہ سابق گروہ بہر حال سابق ہی رہے گا۔ جو اپنی سابقت کی وجہ سے سب سے آگے بڑھ کر اپنے خالق و مالک آقا کے قرب میں جگہ پا کر۔ وصال یار اور دیدار محبوب کبریا سے لطف اندوز ہونے لگ جائے گا۔ گویا سابقون خدا تعالیٰ کے خاص درباری بن جائیں گے۔

اصحاب الیمین پھر اصحاب الیمین کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واصحاب الیمین ما اصحاب الیمین کہ اے اصحاب الیمین۔ سو اے لوگو تم کو علم ہے کہ اصحاب الیمین کیسے لوگ ہوں گے اور ان کا مقام کیا ہو گا۔ فرمایا:۔ فی سدر مخضود و طلح منضود و ظل ممدود۔ وماء مسکوب و فاکھۃ کثیرۃ۔ الخ

کہ اصحاب الیمین تو ایسی جنت میں داخل کیا جائے گا۔ جس میں اعلیٰ درجہ کی بغیر کانٹے کے بیریاں ہوں گی اور اعلیٰ درجہ کے تہ بتہ کیلے ہوں گے عمدہ سائے دار درخت ہوں گے بہتے پانیوں کے مصفے چشمے ہوں گے اسی طرح اور بھی کئی قسم کے پھل فروٹ اور عمدہ قسم کی نعمتیں ہوں گی۔ جن سے وہ لا زوال مدت تک فائدہ اٹھائیں گے۔

اصحاب الشمال پھر تیسرے گروہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واصحاب الشمال ما اصحاب الشمال فی سموم وحمیم وظل من یحموم لا بارد ولا کریم انھم کانوا قبل ذالک مترفین۔ وکانوا یصرون علی الحنث العظیم"

کہ اے اصحاب الشمال۔ سو اے لوگو تم کو پتہ ہے کہ اصحاب الشمال کون ہوں گے اور ان کا کیا انجام و مقام ہو گا۔ پس جاننا چاہئے کہ وہ گرم ہواؤں میں اور گرم پانیوں میں رکھے جائیں گے۔ ان کے لئے سائے بھی گرم ہوں گے اور مقام میں نہ ٹھنڈک ہو گی اور نہ ان کی کسی قسم کی کوئی عزت کی جائے گی۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے گھروں میں بڑے آرام اور مزے سے رہتے تھے اور اپنے غلط خیالات پر ہی اڑے رہتے تھے۔ نہ کسی قسم کی وعظ و نصیحت کا اثر قبول کرتے تھے اور نہ کسی نیک تحریک میں تصدق و شوق حصہ لیتے تھے اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ ان کے ذہن میں یہ خیال آتا ہی نہ تھا کہ وہ ایک دن اپنے خالق و مالک کے سامنے ضرور پیش کئے جائیں گے۔ اور وہ ان سے حساب لے گا۔ اور ان کے اعمال و نیات کے مطابق ان کو جزا سزا دے گا۔ گویا اخروی زندگی کو وہ ایک خواب و خیال سمجھتے تھے۔ نہ کہ ایک سچا اور اہم واقعہ ان کو اپنی زندگی میں بے شمار ایسے امور درپیش ہوتے ہیں جو انہیں سرانجام دینے پڑتے ہیں۔ ان کے خالق و مالک نے انسان کو پیدا کر کے فرمایا لکل وجھۃ ھو مولیھا۔ کہ ہر انسان اپنے لئے اپنا کوئی نہ کوئی زندگی کا مقصد قرار دے لیتا ہے اور پھر ہر وقت اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے تگ و دو کرتا رہتا ہے مگر اے میرے مخلص بندو۔

ہم تمہارے لئے نیک اعمال کو سرانجام دینا تمہارا مقصد قرار دیتے ہیں۔ اسلئے جب بھی کوئی نیک عمل تمہارے سامنے آئے یا کسی نیک عمل پر گامزن ہونے کی آواز تمہارے کان میں پڑے۔ تو فاستبقوا الخیرات اسے ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر سرانجام دینے کی کوشش کرنا۔ کیونکہ اس عمل کے آخر پر میں کھڑا ہوں گا۔ جو سب سے آگے نکل آئے گا۔ وہ سب سے پہلے مجھے ملے گا۔ اور میرے مقربین میں شامل ہو جائے گا۔ گویا ہمارے خالق و مالک کا ہماری عملی زندگی کے لئے یہی فرمان ہے کہ جب بھی ہمارے سامنے کوئی خیر و برکت سے تعلق رکھنے والا عمل آئے یا ہمارے کان میں کسی نیک عمل کی آواز آئے تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اسے خدا کی دیدار اور وصال یار کا ذریعہ یقین کرتے ہوئے لبیک کہتے ہوئے اس پر عمل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اور اس بات کا خیال بھی نہ آنے دیں کہ اس کام کو کسی اور نے کیا ہے یا نہیں بلکہ سمعنا کے بعد بلا وقفہ اطعنا کا عملاً ظہور ہو جاوے تاکہ سب سے پہلے اپنے مولا کا قرب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں۔ یہی وہ پہلا اور اعلیٰ اور ارفع مقام ہے۔ جو سابقون الاولون کو نصیب ہوتا ہے۔

اس کے بعد اصحاب الیمین کا مقام آتا ہے۔ جن میں نیک عمل کرنے کا جذبہ تو ہوتا ہے اور وہ نیک عمل کرتے بھی ہیں۔ مگر ان میں سابقت کی روح اور سب سے آگے بڑھنے کی تڑپ موجزن نہیں ہوتی۔ بلکہ یہی خیال ہوتا ہے کہ ابھی وقت کافی ہے۔ کسی وقت کر لیں گے اس لئے ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ بھی اپنا قرب اور دیدار عطا کرنے سے پیشتر جنت میں بھیجدے گا۔ اور دیدار کے سوال پر کہدے گا: اچھا دیکھا جائے گا۔ ابھی جنت میں رہنے دو۔ کافی وقت ہے جلد کونسی ہے۔ کسی وقت ہو جائے گا۔

رہے اصحاب الشمال۔ سو چونکہ وہ اپنی ضروریات کو اہم سمجھ کر نیک اعمال پس پشت ڈال دیتے تھے۔ اس لئے خدا تعالیٰ بھی تقسیم انعام کے وقت انہیں پس پشت ڈالدے گا۔ اور کہہ دے گا کہ تم اپنا حصہ دنیا میں لے چکے ہو۔ جاؤ پرے ہٹ جاؤ۔

۲۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو خدمت دین اور اشاعت اسلام کے لئے ایک اہم اور مبارک تحریک یعنی تحریک جدید کے نئے سال میں شامل ہونے کا اعلان حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہو چکا ہے۔ اب ہم میں سے ہر ایک کو سوچ لینا چاہئے اور اپنا جائزہ لے لینا چاہئے کہ ہم نے اس مبارک آواز کے سننے کے بعد اپنے لئے کس گروہ میں شمولیت کو پسند کیا ہے۔ اس میں کیا شک ہے کہ ہر نیک تحریک کے بعد لازمی طور پر تمام لوگوں کا تین حصوں میں تقسیم ہونا ایک لابدی اور ضروری امر ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر انسان عملاً جس گروہ میں شامل ہو گا۔ اس کے مطابق اس سے خدا تعالیٰ کا معاملہ ہو گا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس خدا نے ہمارے لئے ہر نیک عمل میں مطابقت کے لئے رہنمائی فرمائی ہے وہی ہم کو توفیق عطا فرمادے کہ ہم ہر عمل میں سبقت لے جانے والی روح سے معمور کئے جائیں۔ اور کسی موقعہ میں بھی ہمارا قدم کسی سے پیچھے نہ رہے۔ بلکہ آگے ہی آگے رہے آمین۔

(باقی صفحہ پر)

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی مظفر آباد (آزاد کشمیر) میں آمد

مؤرخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۰ء ۳ بجے دن صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب مظفر آباد میں تشریف لائے احباب استقبال کے لئے لاری اڈہ پر موجود تھے۔ آپ مکرم راجہ عطاء اللہ خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مظفر آباد کے مکان پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے احباب سے ملاقات کی اور ۳۰/۱۰ کو بعد نماز عصر احباب کو خطاب فرمایا۔ جس میں افراد جماعت کے علاوہ بعض دیگر احباب بھی موجود تھے۔ یہ تقریب شام تک جاری رہی

مؤرخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ایک بجے باغ سے شہر میں تشریف لائے آپ نے فاریسٹ ریسٹ ہاؤس میں قیام فرمایا۔ احباب آپ کی ملاقات کے لئے تشریف لاتے رہے۔ اور مختلف امور پر تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ رات کو مکرم ڈاکٹر امام الدین صاحب کے مکان پر احباب سے خطاب فرمایا۔ اور قیمتی نصائح سے مستفید فرمایا جس کا احباب پر گہرا اثر ہوا۔

مؤرخہ یکم نومبر ۱۹۶۰ء کو ۸ بجے آپ ہمراہ مربی سلسلہ بھابڑہ کے لئے براستہ منگ بجری دھیرکوٹ اور راولاکوٹ سے ہوتے ہوئے ۲/۱۱/۶۰ کو ہجیرہ پہنچے۔ جہاں پر احباب بھابڑہ آپ کی پیشوائی کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے اور ۳/۱۱/۶۰ کو ۴ بجے شام آپ بھابڑہ پہنچے

(فیض احمد چغتائی۔ کوٹلی)

میرپور خاص میں ایک اہم تربیتی جلسہ

نظارت اصلاح وارشاد کے وفد کے ارکان مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر اصلاح وارشاد۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ احمدیہ اور مولوی محمد عمر صاحب مربی حلقہ کی میرپور خاص میں تشریف آوری پر مؤرخہ ۱۱ نومبر کو جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ صدارت کے فرائض جناب ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب صدیقی امیر ضلع تھرپارکر نے ادا فرمائے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صاحب صدر نے ارکان وفد سے تعارف کرایا اور جلسہ کی غرض وغایت بیان فرمائی۔ اس کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت اچھے پیرائے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کو بیان کیا۔ اور حضور کی اللہ تعالیٰ سے محبت اور عشق کے واقعات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مولوی قمر الدین صاحب کی تقریر ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں جماعت کی اسلامی خدمات کی وضاحت فرمائی۔ بالآخر جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

(مردان خان سیکرٹری اصلاح وارشاد میرپور خاص)

نوکوٹ سندھ میں تربیتی جلسہ

نظارت اصلاح وارشاد کے وفد کی نوکوٹ سندھ میں تشریف آوری کے موقعہ پر زیر اہتمام جماعت احمدیہ نوکوٹ ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جماعت نصرت آباد کے احباب بھی شامل جلسہ ہوئے مکرم رشید احمد صاحب طارق نے تلاوت قرآن مجید کی۔ مکرم سعید احمد صاحب نے نظم پڑھی بعدہٗ مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے احباب جماعت کی دینی معلومات کا جائزہ لیا اور ایک تربیتی تقریر فرمائی۔ اور جلسہ دعا کے ساتھ برخواست ہوا۔

(محمد یونس سیکرٹری اصلاح وارشاد نوکوٹ)

قابل توجہ زعماء کرام انصار اللہ

سال رواں کا بقیہ پروگرام جو تقریری و تحریری نصاب پر مشتمل ہے اور مجالس تک پہنچ چکا ہے۔ اس کی طرف جملہ اراکین کو توجہ کرنی چاہیئے۔ ناخواندہ احباب صرف تقریری حصہ میں شمولیت فرمائیں۔ دیگر احباب تقریری و تحریری دونوں میں۔ ابھی سے تیاری ہونی چاہیئے اور کوئی دوست شمولیت امتحان کی سعادت سے محروم نہیں رہنے چاہئیں

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد صاحب کو بس کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں اور وہ چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک محمد صفی اللہ خان از لاہور)

محمد آباد اسٹیٹ میں اصلاح وارشاد کے وفد کا ورود

نظارت اصلاح وارشاد کا وفد مؤرخہ ۴ نومبر کو محمد آباد اسٹیٹ میں پہنچا۔ اسی روز بعد نماز عشاء ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت چوہدری محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ محمد آباد نے فرمائی۔ عزیز خالد احمد ابن مکرم ملک غلام احمد صاحب عطاء نے خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ عزیز فلاح الدین سلمہٗ نے نظم پڑھی۔ اس کے بعد مولوی رشید احمد صاحب طارق معلم وقف جدید اور مولوی محمد عمر صاحب مربی ضلع میرپور خاص نے تقریریں کیں۔ آخر میں مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔

(۲) مؤرخہ ۵/۱۱/۶۰ بعد نماز ظہر مسجد محمد آباد میں ایک اہم جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم ملک غلام احمد صاحب عطاء نے کی تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم محمد اکبر صاحب فانی نے نظم پڑھی۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر فرمائی۔ بالآخر جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔ ... جلسہ کی کارروائی نہایت توجہ اور سکون سے سنی گئی مستورات بھی کافی تعداد میں موجود تھیں

(صلاح الدین سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ محمد آباد اسٹیٹ۔ ضلع تھرپارکر)

استقبال والوداع کی ایک تقریب

مؤرخہ ۱۶/۱۱/۶۰ بروز بدھ بوقت چار بجے شام محلہ دار الصدر جنوبی کے زیر اہتمام کمیٹی دوم تحریک جدید میں مکرم سید جواد علی شاہ صاحب مبلغ امریکہ۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب عارف مبلغ برما۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب اور مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم مبلغین مغربی افریقہ کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔

یہ تقریب مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی صدارت میں قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوئی جو مکرم محمد یوسف صاحب سلیم نے کی۔ بعدہٗ مکرم چوہدری عبد السمیع صاحب صدر محلہ نے مبلغین کرام کو ایڈریس پیش کیا۔ چاروں مبلغین کرام نے مختصراً ایڈریس کے جواب میں تقاریر کیں۔ بعدہٗ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے صدارتی تقریر فرمائی۔

(مقبول احمد ذبیح)

۱۔ داخلہ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ

ایوننگ کلاسز۔ داخلہ جمعرات ۸ دسمبر ۱۹۶۰ء کو ۴ بجے شام۔ دو کلاسیں (۱) ٹیکنیکس آف ریسرچ (۲) فلاسفی آف ایجوکیشن۔ یہ کلاسیں ایم ایڈ ڈگری کی ضروریات کو جزوی طور پر پورا کرتی ہیں۔ پہلی مرتبہ جمعرات ۱۵ دسمبر کو ۴½ تا ۶ بجے بعد دوپہر انسٹی ٹیوٹ واقعہ ۳۶-۱۷ لارنس روڈ لاہور میں لگیں گی۔ اور ہر منگل و جمعرات کو آغاز مارچ تک لگتی رہیں گی بیک وقت ایک کلاس کا ہی داخلہ ملے گا اور ہر میٹنگ میں حاضری ضروری ہوگی۔ فیس ۳۵/- روپے۔ شرط: بی ایڈ یا بی ٹی۔ تجربہ کو ترجیح۔ امیدوار ۸ دسمبر کو بروز جمعرات بی ایڈ یا بی ٹی کا ثبوت پیش کرکے داخلہ لیں۔ (پ۔ ٹ ۱۳/۱۱/۶۰)

۲۔ کلرک گریڈ دوم

سٹیٹ بنک آف پاکستان لائلپور میں گریڈ ۹۰-۵-۱۰۰-۷½-۱۷۵-۱۰-۲۲۵-۱۰-۲۵۵۔ گرانی الاؤنس علاوہ۔ فرسٹ وسیکنڈ کلاس گریجوایٹ و ڈبل گریجوایٹ کو ۱۰/- ماہوار زاید بنابر قابلیت تحریری امتحان وانٹرویو بنک میں۔ شرائط: میٹرک و زاید قابلیت۔ عمر برائے نان گریجوایٹ ۱۸ تا ۲۲ گریجوایٹ کے لئے عمر ۲۴ تک۔ درخواستیں ۳۰/۱۱ تک بنام مینجر سٹیٹ بنک آف پاکستان لائلپور مجوزہ فارم واپسی لفافہ بھیج کر طلب ہو (پ۔ ٹ ۱۳/۱۱/۶۰)

(ناظر تعلیم ربوہ)

امتحان آسمانی فیصلہ و چشمہ مسیحی

جن مجالس کے زعماء کرام دوران اجتماع ضرورت کے مطابق پرچہ جات لے گئے ہیں ان کا شکریہ۔ باقی جملہ مجالس میں ایک ایک مطبوعہ پرچہ سوالات اور ایک ایک پرچہ ہدایات ارسال ہو رہا ہے۔ تا حسب ضرورت زیادہ نقول تیار کر لی جائیں۔ اور ہر ایک مجلس کے جملہ خواندہ اراکین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو لطیف تصانیف کے مطالعہ کا شوق پیدا کریں۔ ناخواندہ احباب امتحان کے تقریری حصہ میں شریک ہوں۔

زعماء کرام پوری مستعدی سے جملہ اراکین کو توجہ دلاتے رہیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

بیمار زمین — اور — اس کا علاج

گزشتہ نصف صدی سے زمین کی روح کو سب کرنے والے خطرناک روگ۔ سیم (آب زدگی) اور تھور (شور) رچنا اور چج کے دوابوں میں رونما ہوئے۔ گو دہقان اور زمیندار اپنے قدیم فلاحی تجربات کی بناء پر علاج کرتے رہے کئی دیہی کمیٹیاں مقرر ہوئیں اصلاح اراضی کے کئی اقدامات کئے گئے۔ لیکن یہ ان کے بس کا روگ نہ تھا۔ روز افزوں بڑھتے بڑھتے اس نے چودہ لاکھ ایکڑ اراضی کو پوری طرح اپنی زد میں لے لیا اور پچاس لاکھ ایکڑ مزید زرعی علاقہ کو اس کا خطرہ لاحق ہے۔

چند سال قبل حکومت نے اس نازک مسئلہ کی طرف توجہ کی۔ زراعت اور اصلاح اراضیات کے ماہرین اور زمین شناسوں کو متعین کیا تاکہ وہ ان ارضی عوارض کے اسباب وعلل کو واضح کریں۔ بڑے بڑے عالی دماغ ماہرین ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۸ء تک مکمل چار سال تحقیق میں مصروف رہے اور متاثر علاقہ کی خوب چھان بین اور معائنہ کے بعد انہوں نے اپنی تشخیص کی رپورٹ پیش کی۔ ان کے تحقیق کردہ اعداد و شمار کے مطابق ہماری زرخیز زرعی اراضی ہر گھنٹہ میں بارہ ایکڑ کی اوسط سے سیم اور تھور کی نذر ہو رہی ہے اس لحاظ سے ایک سال بھر کے عرصہ میں ایک لاکھ ایکڑ زمین تلف ہو جاتی ہے اور اسی رفتار کو جاری رہنے دیا جائے تو بیسویں صدی عیسوی کے اختتام تک یعنی زیادہ سے زیادہ چالیس برس کے عرصہ میں تمام مغربی پاکستان عرب کی طرح چٹیل ریگزار اور لق و دق صحرا میں تبدیل ہو کر رہ جائے گا۔

دو سال کا عرصہ ہوا کہ صوبائی اور مرکزی حکومتوں نے پورے تعاون کے ساتھ اس مسئلہ کو "واپڈا" کی سپردگی میں دے دیا اور واپڈا کے منتظم اور ذمہ دار ادارہ نے اپنے گوناگوں منصوبوں کے سلسلہ میں اصلاح اراضی کی کڑی کو بیش از بیش اہمیت اور اولیت دی اور سیم اور تھور جیسے ہولناک دشمنوں کے خلاف ایک ہمہ گیر مہم شروع کر دی۔ سیم اور تھور کے مقابلہ میں نبرد آزمائی گویا بقول صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان "قدرت سے زمین کو واپس خریدنے" کے مترادف ہے۔

واپڈا نے اصلاح اراضی کا کام پوری شد و مد اور استقلال کے ساتھ شروع کر دیا ہے۔ رچنا اور چج کے متاثر علاقہ میں دو ہزار نل کنوئیں نصب کرنے کا منصوبہ شروع ہو چکا ہے۔ جس کا ۱۹۶۱ء تک تکمیل کو پہنچنا مقصود ہے۔

متاثرہ رقبہ کو مختلف حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے اور بتدریج ہر ایک حصہ کا کام ہو رہا ہے جس کا آغاز شاہ کوٹ، اجڑانوالہ، چوہڑکانہ، پنڈی بھٹیاں وغیرہ کے علاقہ سے ہوا اور نل کنوئیں لگائے جانے لگے۔ ان کنوؤں کے ذریعے سیم اور تھور والی پندرہ لاکھ ایکڑ زمین کی اصلاح کی جائیگی۔ واپڈا کی مجوزہ سکیم کے مطابق اوسطاً ہر آٹھ گھنٹوں میں ایک ٹیوب ویل نصب کیا جائے گا۔ اس کام پر ایک لاکھ روپیہ یومیہ صرف ہوگا۔ اور پانچ سو ایکڑ زمین روزانہ کار آمد بنائی جائے گی۔ لیکن اس عظیم کارگذاری کے اثرات فوراً ہی ظاہر نہیں ہو سکتے۔ گو کام کتنا ہی تیز رفتار ہو یہ منصوبہ خاصہ وقت طلب ہے اور "دیر آید درست آید" کے مصداق جب مجوزہ منصوبہ کی مقررہ مہلت کے اختتام پر یعنی زیادہ سے زیادہ ۱۹۵۶ء تک اس کے نتائج ظاہر ہوں گے تو بے حد پر امید اور حوصلہ افزا ہوں گے۔ کہا جاتا ہے کہ رچنا اور چج کے نہری علاقوں میں نصب کئے جانے والے دو ہزار ٹیوب ویل ۱۹۶۱ء کے وسط تک پورے زور شور سے کام کرنے لگ جائینگے ہر ٹیوب ویل ۲ یا ۵ کیوسک پانی فراہم کرے گا اور اس طرح پانی کی فراہمی میں دو سو فیصد اضافہ ہو جائے گا۔ اس پانی سے اصلاح اراضی اور آب رسانی کا کام لے کر پیداوار میں معتدبہ اضافہ کیا جائے گا تاآنکہ ۱۹۶۲ء کے اواخر تک دو کروڑ بہتر لاکھ من سالانہ اناج پیدا ہوگا ۱۹۶۹ء میں ساڑھے تین کروڑ من اور ۱۹۷۹ء تک چار کروڑ ساٹھ لاکھ من اناج سالانہ پیدا ہوگا۔ اسی بیس سال کے عرصہ میں کپاس اور گنے کی پیداوار میں بھی معتدبہ اضافہ ہوگا ۲۶ لاکھ من سے ایک کروڑ ستر لاکھ من کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

اپنے اصلاح اراضی کے کثیر المقاصد منصوبہ کی کامیابی کے لئے واپڈا کو کاشتکاروں کا تعاون حاصل کرنا ہوگا اور واپڈا کا شعبہ تعلقات عامہ اپنی فلاحی عوامل و وسائل کی نسبت ضروری معلومات بہم پہنچائے گا۔ نئے زرعی تجربات کو رائج کیا جائے گا اور کام کو ہر ممکن طریقہ یعنی فلم ریڈیو۔ تحریر و تقریر کے ذریعہ انجام دیا جائے گا

واپڈا کے کثیر المقاصد منصوبوں کے تحت سیم اور تھور کا اس وقت تک مقابلہ جاری رکھا جائے گا جب تک کہ اس کا پوری طرح اتلاف نہ ہو جائے اور اس موذی مرض کا نام و نشان باقی نہ رہ جائے۔ یوں تو کئی اہم تجاویز اس ادارے کے پیش نظر ہیں لیکن کثیر التعداد ٹیوب ویل نصب کرنے کی دو گونہ سکیم صرف سیم اور تھور کے قلع قمع کے لئے مخصوص ہے۔ ان کے ذریعہ اول تو زیر زمینی فاضل پانی زمین کے بیچ و بن سے کھینچ کھینچ کر سلب کر لیا جائے گا تاکہ دلدلی زمینوں میں ایک قطرہ بھر فالتو پانی نہ رہ جائے۔ پھر اس بے راہرو پانی کو جو خود سر ہو کر ہر جا و بے جا پھوٹ نکلتا تھا منظم طور پر ذخیرہ اندوز کر لیا جائے گا۔ اس مرحلہ پر سیم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ دوسرا قدم تھور یعنی شور کے تلف کرنے کے واسطے یہ ہوگا کہ ٹیوب ویلوں کے ذریعے شور زدہ زمینوں کو اس کثرت سے پانی دیا جائے گا کہ ان کی سطح دھل کر اس زہریلے اور تحریری نمک سے پاک اور صاف ہو جائے گی۔

اعانت الفضل

مکرم سید حضرت اللہ صاحب پاشا ایم۔ اے کا پبلک سروس کے انتخاب پر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں ایگریکلچر اکانومسٹ کے عہدہ پر تقرر ہوا ہے۔ اسی خوشی میں آپ نے مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم سید حضرت اللہ صاحب پاشا کی اس ترقی کو آئندہ ترقیوں کا پیش خیمہ بنائے

نامہ نگار الفضل مقیم حیدرآباد

قرآن کریم کا بیان فرمودہ ایک اہم واقعہ

(بقیہ صفحہ ۵)

ایک سوال کا جواب اس جگہ یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ مسابقت کی تگ و دو میں تو صرف ایک ہی فرد اول نمبر پر آسکتا ہے۔ تو کیا باقی تمام لوگ اس ارفع مقام سے محروم رکھے جائینگے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تو درست ہے اور ہو سکتا ہے کہ مسابقت کی دوڑ میں کوئی ایک فرد سب سے آگے نکل جائے۔ مگر خدا کہ ان سب کو ایک ہی جگہ اکٹھا کر دے گا جو مسابقت کی دوڑ میں حصہ لیں گے۔ جیسا کہ فرمایا۔ فاستبقوا الخیرات اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا کہ اے میرے مخلص بندو تم ایک دوسرے سے نیک اعمال میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اس مسابقت کی دوڑ میں جو بھی شامل ہوں گے اگر وہ دوڑتے دوڑتے ایک دوسرے سے پیچھے بھی رہ جائینگے۔ تو انہیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ہم پر مسابقت کی دوڑ میں حصہ لینے والے کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق معاملہ کریں گے اور از راہ شفقت و کرم پیچھے رہنے والوں کو بھی بازو سے پکڑ کر ایک ہی جگہ یعنی مقام قرب پر اکٹھا کر دینگے۔

فاستبقوا الخیرات کہ تم ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ۔ پھر اینما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا" اس مبارک دوڑ میں جہاں بھی کوئی پہنچیگا۔ ہم اپنے فضل سے اسکے کمی بیشی کے فاصلہ کو خود پورا کر دینگے۔ (سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم) ہاں اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ مسابقت میں بھی اولیت کا مقام بہرحال قائم رہے گا۔ گو کہلائینگے سب سابقون ہی۔ جیسے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تلک الرسل کہ اللہ کے رسول ہیں تو سب اسکے رسول ہی لا نفرق بین احد من رسلہ۔ اس کے رسولوں میں سے ہر ایک کو بلا تفریق رسول ہی کہا جائے گا مگر فضلنا بعضھم علی بعض رسولوں میں بھی افضلیت کا مقام بہرحال قائم رکھا گیا۔ آخر سید الانبیاء۔ فخر الرسل بھی تو صرف ایک ہی کہلایا۔ یعنی محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مجلس اُردو تعلیم الاسلام کالج کے زیرِ اہتمام شعر و ادب کی محفل

دیگر احباب کے علاوہ زمانہ حال کے بعض نامور شعراء کی شرکت

ربوہ ــ مورخہ ۱۹ نومبر مغرب کے بعد مجلس اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام کالج ہال میں شعر و ادب کی ایک محفل منعقد ہوئی جس میں دیگر احباب کے علاوہ اردو زبان کے بعض نامور شعراء نے مجلس اردو کی دعوت پر لاہور سے تشریف لاکر شرکت فرمائی۔ صدارت کے فرائض مجلس اردو کے نائب صدر عبدالرشید صاحب (سالِ چہارم) نے ادا کئے۔ محفل میں جناب قتیل شفائی جناب طفیل ہوشیارپوری، جناب ثاقب زیروی جناب نظر امروہی۔ جناب کلیم عثمانی اور جناب شرقی بن شائق نے حاضرین کو اپنے بلند پایہ کلام سے بہت محظوظ فرمایا۔ ربوہ کے شعرگو احباب میں سے جناب عبدالسلام اختر جناب چوہدری محمد علی مضطر، جناب خان نصیر احمد خان نصیر اور جناب ثاقب زیروی بھی شریکِ محفل تھے۔ ان کے کلام سے بھی سامعین بہت لطف اندوز ہوئے۔ نہایت سنجیدہ اور پاکیزہ ماحول میں شعر و ادب کی یہ خصوصی محفل قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ جس میں حاضرین کو نامور شعراء کا بلند پایہ کلام سننے کا موقع ملا۔

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ
دیں!

شادی خانہ آبادی

مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب وانی کیفے فردوس گولبازار ربوہ کے لڑکے مکرم عبدالحلیم صاحب وانی کی شادی کی تقریب ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۰ء کو آسنور (مقبوضہ کشمیر) میں عمل میں آئی ہے۔

خواجہ صاحب مکرم نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے بطور اعانت عنایت فرمائے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

احباب دعا کریں کہ یہ شادی ان کے لئے اور انکے تمام خاندان کے لئے بابرکت ہو۔ آمین۔
(مینیجر الفضل)

درخواستِ دعا

ملک بشیر الدین صاحب کمشن ایجنٹ ہاڑی بوجہ پیٹ درد سخت بیمار ہیں۔ ان کو لاہور بغرض علاج لایا جا رہا ہے۔ آپ بہت مخیر واقع ہوئے ہیں اور ہر سال مسجد مبارک کی سفیدی اپنے خرچ پر کرانے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ انکے لئے خاص طور پر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکو کامل صحت عطا فرمائے۔
(عبدالرحمٰن دفتر بیت المال ربوہ)

لیڈر ـــــــ بقیہ صفحہ ۲

اس کو اپنے اخبار کا "طغرائے امتیاز" بنایا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے طبعی رجحانات کا بھی اعتراف اپنے اخبار کی اشاعت جلد ۲ شمارہ ۳۲ مورخہ نومبر ۱۹۶۰ء میں اس طرح کرتا ہے۔

"دو ہفتے کے قریب عرصہ ہوا کہ پیغام صلح لاہور میں ایک دلچسپ وضاحت مشہور قادیانی عالم جناب شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب کی جانب سے شائع ہوئی۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں:-

"اس کتاب سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس کتاب کو شائع کرنے والے نے نہ مجھ سے یہ خطوط حاصل کئے ہیں نہ انکی اشاعت کیلئے مجھ سے اجازت لی ہے اور نہ ہی ان کی اشاعت کا مجھے کوئی علم دیا گیا ہے۔ اور نہ ہی مجھے یہ خطوط اشاعت سے قبل دکھائے گئے ہیں۔"
(پیغام صلح ۱۹ اکتوبر)

یہ گو گوا داقرار و معذرت یا ازنکاب و برئت تماشتم کا "وضاحتی بیان" ہم نے پڑھا تو ہمارا ماتھا ٹھنکا کہ کوئی اہم واقعہ رونما ہو چکا ہے اور وہ ہے بھی کوئی "خطرناک" واقعہ ـــ مگر اسکی اہمیت کا یہ عالم ہے کہ شیخ صاحب جیسا جری انسان بھی یہ لکھنے پر مجبور ہے کہ "میں ہر قسم کی ذمہ داری سے اخلاقی ہو یا قانونی اپنی برآۃ کا اعلان کرتا ہوں" لیکن اس کا یہ پہلو حسن بن صباح کے طلسماتی کردار کی طرح تاریک ہے کہ شیخ صاحب اس اقرار کے باوجود فرماتے ہیں "ان خطوط" کے شائع کرنے میں تمام تر ذمہ واری خود شائع کرنیوالے شخص پر ہوگی۔"

بہر نوع اپنی "بصیرت" کہیے یا قادیانیت شناسی کی وجہ سے ہم متجسس ضرور تھے کہ اصل واقعہ معلوم کریں ـــ ۲۷ اکتوبر ("یوم انقلاب" کے دن) کی ڈاک میں ایک خط موصول ہوا جس کے ذریعے اطلاع دی گئی تھی۔ ایک عدد کتاب تمہارے طلب کئے بغیر بصیغہ وی۔ پی بھیجی جا رہی ہے جس میں مرزا صاحب محمود صاحب کی زندگی کے متعلق ...... یہ کچھ ہوگا.......... بہرنوع تمام رسوم ایڈیٹروں سے دست کش ہو کر وی۔ پی وصول کر لی گئی۔" (المنبر نومبر ۶۰ء)

آپ اپنے اس فطری رجحان کا نام "اپنی بصیرت" رکھتے ہیں۔ ہر پیشہ ور اپنے پیشہ کا نام اچھا ہی رکھتا ہے۔